AMIS

ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈاپ

مئی - 2007

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

زرعی اجناس کی پیداوار کا معاملہ صنعتی اشیاء سے یکسر مختلف ہے۔ صنعتی اشیاء کی پیداوار کو طلب اور منڈی میں قیمت کے مطابق کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ تمام زرعی اجناس کی صورتحال مختلف ہے۔ایک کاشتکار کے کسی فصل کیلئے مختص کردہ رقبہ کے فیصلہ کے ساتھ ہی آئندہ پیداوار کی قیمت کا تعین ہوجاتا ہے فصل بعدازکاشت یقینی طور پر منڈی میں آئے گی۔ایک بڑی فصل منڈی میں آنے پر اس جنس کی مجموعی رسد طلب سے بڑھ جاتی ہے نتیجہ کے طور پر اس کی قیمت گر جاتی ہے۔ بعض اوقات تو یہ پیداواری لاگت سے بھی کم ہوجاتی ہے۔اسطرح جب کسان کو اسکی جنس کی قیمت پیداواری لاگت سے کم ملے گی تو آئندہ سال وہ اس فصل کیلئے کم رقبہ زیرِ کاشت لائے گا۔

درج ذیل عناصر قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باعث بنتے ہیں:۔

- پیداواری عناصر کی قیمتوں میں تغیر
- پچھلے سال کی قیمتیں
- ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پیداوار میں فرق
- موجودہ بین الاقوامی قیمتیں
- قیمتوں کے بارے حکومتی حکمتِ عملی
- صارف کی ترجیح

ان تمام مشکلات کے تدارک کیلئے محکمہ زرعی مارکیٹنگ حکومت پنجاب نے ایک نئے ترقیاتی منصوبہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت کاشتکاروں اور زراعت سے منسلک تمام کاروباری حضرات کو مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی تازہ ترین قیمتوں اور دیگر معلومات کے بارے میں صحیح اور بروقت اطلاعات فراہم کی جارہی ہیں۔اس سلسلہ میں درج ذیل ذرائع استعمال کیے جارہے ہیں۔

زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن سروس کی اہم خدمات

- زرعی مارکیٹنگ کی ویب سائٹ کا قیام www.punjabagmarket.info
- تحقیقاتی رپورٹیں، معلوماتی کتابچے اور ہینڈ آؤٹس
- سیمینار اور ورکشاپس
- کسانوں، تاجروں اور سٹاف کی ٹریننگ
- زرعی منڈیوں میں الیکٹرانک ریٹ بورڈ کی تنصیب
- ٹال فری فون نمبر 0800-51111
- موبی لنک کسان سروس کا آغاز (700)

زراعت سے تعلق رکھنے والے تمام حضرات سے التماس ہے کہ زرعی مارکیٹنگ انفارمیشن کی مندرجہ بالا خدمات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کریں۔

چنے کی پیداوار اور تجارت

چنے کی فصل کا شمار قدیم فصلوں میں ہوتا ہے، ایک اندازے کے مطابق چنے کا ارتقاء 7400 سال پہلے ترکی سے ہوا تھا۔ آجکل یہ بھارت، پاکستان، میکسیکو، ترکی، مشرقِ وسطیٰ، یورپ اور برِ اعظم افریقہ کے کئی حصوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ بطور خوراک چنا لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ گوشت میں 18.50 فیصد لحمیات جبکہ اس کے مقابلہ میں چنے میں 19.20 فیصد لحمیات پائی جاتی ہے۔ چنے کی فصل کو کھاد اور پانی کی نسبتاً کم ضرورت ہوتی ہے اس لئے پاکستان میں چنا تھل کے علاقے میں کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے۔

مختلف خطہ جات میں چنے کا استعمال

ایشیا	سبز چنے، چنے کی دال، چنے کا آٹا (بیسن)، چنے کا سالن، ابلے ہوئے چنے (سلاد، آلو چنے)، بھنے ہوئے چنے، چنے کے نرم پتوں کا سالن، بیسن والی روٹی وغیرہ
جنوبی امریکہ	ابلے ہوئے، (سلاد کیلئے) ہلکے ناشتہ کے طور پر بھنے ہوئے اور نمک والے
عرب ممالک اور افریقہ	چنے کی سلاد، ابلے ہوئے چنے، بیسن والی روٹی، چنے کا ساس (ایتھوپیا) بھنے ہوئے چنے، ابلے ہوئے چنے زیتون کے تیل کے ساتھ، چنے کا سوپ وغیرہ
یورپ	ابلے ہوئے چنے ہلکے ناشتہ کے طور پر، سبزی کے طور پر، چنے کا سوپ چنے کی مختلف سلاد وغیرہ

انسانی خوراک کے علاوہ چنے کے سبز اور خشک پودے اور چنے کی پھک کو جانوروں کے چارہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ چنے میں پائے جانے والے سٹارچ کو پارچہ بافی کی صنعت میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

غذائی اہمیت:

چنا بنیادی طور پر نشاستہ اور لحمیات کا اہم ذریعہ ہے اس کے علاوہ اس میں غذائی ریشہ، چکنائی اور بہت سے اہم معدنی اجزاء بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اس میں پائے جانے والے معدنی اجزاء میں کیلشیم، میگنیشیم، فاسفورس، فولاد اور زنک نہایت اہم ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں شکر کی کم مقدار ہونے کی وجہ سے ذیابیطس کے مریضوں کیلئے بہت ہی اہم غذا ہے۔

چنے کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

دیسی اقسام کے پودے قد میں چھوٹے جبکہ بیج (چنا) گہرے رنگ کے، نوک دار اور چھوٹی جسامت کے ہوتے ہیں۔ پاکستان میں کاشت کی جانے والی دیسی اقسام میں بٹل 98، پنجاب 2000، بلکسر 2000، وِنھار 2000، سی ایم 98، پنجاب 91 اور سی 44 شامل ہیں۔

کابلی اقسام کے پودے نسبتاً قد میں بڑے ہوتے ہیں جبکہ بیج ہلکے رنگ کے، ہموار سطح اور قدرے بڑی جسامت کے ہوتے ہیں۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی چنے کی کابلی اقسام میں سی ایم 2000 اور نور 91 شامل ہیں۔

چنا موسمِ ربیع کی اہم فصل ہے اور اسے ستمبر سے نومبر تک بویا جاتا ہے۔ مارچ اپریل میں فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر گرم، خشک اور کم بارش والے علاقوں کیلئے موزوں فصل ہے۔ کیونکہ بوائی کے فوراً بعد اور پھول نکلنے کے دنوں میں زیادہ بارش اس کیلئے کافی نقصان کا باعث ہوتی ہے اس لئے یہ فصل ان علاقوں میں بہتر کاشت کی جاسکتی ہے، جہاں بارش 24 سے 36 انچ سالانہ ہوتی ہے۔ مزید براں ایک پھلی دار فصل ہونے کی بناء پر اس کی جڑیں ہوادار زمین میں اچھی پھلتی پھولتی ہیں۔ اس لئے اچھے نکاس والی ریتلی اور ہلکی میرا زمین اس کی کاشت کیلئے نہایت مناسب ہے۔ اسی خصوصیت کی بنا پر تھل کے وہ علاقے جہاں دوسری فصلوں کی کاشت مشکل ہے وہاں چنا نہایت کامیابی سے کاشت کیا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل گوشوارہ میں چنے کی فصل کی کاشت اور منڈی میں دستیابی کو ظاہر کیا گیا ہے۔

صوبہ	اہم پیداواری علاقے	وقت کاشت	منڈی میں دستیابی
پنجاب	بھکر، خوشاب، میانوالی، لیہ، جہلم، بہاولپور وغیرہ	ستمبر سے نومبر	اپریل سے مئی
سندھ	حیدرآباد، لاڑکانہ، سکھر، کراچی وغیرہ	ستمبر سے اکتوبر	مارچ سے اپریل
سرحد	سوات، ڈیرہ اسماعیل خان، نوشہرہ، ٹانک، لکی مروت	ستمبر سے نومبر	اپریل سے مئی
بلوچستان	نصیرآباد، جعفرآباد	ستمبر سے نومبر	اپریل سے مئی

پاکستان میں چنے کے زیرِ کاشت رقبہ اور پیداوار

پاکستان میں چنے کی کاشت تمام صوبوں میں کی جاتی ہے۔ صوبہ پنجاب چنے کا سب سے بڑا پیداواری صوبہ ہے، گزشتہ سالوں کے اعداد و شمار کے مطابق ملکی پیداوار میں صوبہ پنجاب کا حصہ 85 فیصد، صوبہ سندھ کا 7 فیصد اور صوبہ سرحد اور بلوچستان دونوں کا 4 فیصد حصہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں ہر سال تقریباً 21 لاکھ ایکٹر سے زائد رقبہ پر چنا کاشت کیا جاتا ہے۔ اس میں 88 فیصد رقبہ بارانی، 1 فیصد چاول والا علاقہ اور 1 فیصد نہری علاقہ میں کاشت کیا جاتا ہے۔

چنے کے زیرِ کاشت رقبہ (ہزار ایکٹر)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2001-02	2016.00	95.00	158.00	39.00	**2308.00**
2002-03	2125.00	94.00	120.00	41.00	**2380.00**
2003-04	2110.00	152.00	129.00	35.00	**2426.00**
2004-05	2362.00	126.00	129.00	85.00	**2702.00**
2005-06	2224.00	127.00	102.00	90.00	**2543.00**

ذرائع: وفاقی ادارہ شماریات حکومت پاکستان اسلام آباد

چنے کی پیداوار (ہزار ٹن)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2001-02	304.20	30.70	14.60	12.60	**362.10**
2002-03	611.50	32.50	17.40	13.80	**675.20**
2003-04	524.00	55.80	19.70	11.60	**611.10**
2004-05	760.60	45.00	34.30	28.30	**868.20**
2005-06	382.50	45.80	21.10	30.10	**479.50**

ذرائع: وفاقی ادارہ شماریات حکومت پاکستان اسلام آباد

چنے کی فی ایکڑ پیداوار

مندرجہ بالا گوشواروں میں دیئے گئے گزشتہ پانچ سالوں کے اعداد و شمار کے مطابق چنے کے رقبہ اور پیداوار میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے لیکن فی ایکڑ پیداوار عالمی سطح کے لحاظ سے تسلی بخش نہیں ہے۔ فی ایکڑ پیداوار میں کمی کی بنیادی وجوہات میں ترقی دادہ اقسام کا کاشت نہ کرنا، جڑی بوٹیوں کا عدم تدارک اور بروقت کاشت کا نہ ہونا شامل ہیں۔ درج ذیل گوشوارہ چنے کی فی ایکڑ پیداوار کو ظاہر کرتا ہے۔

پاکستان میں چنے کی فی ایکڑ پیداوار (کلوگرام فی ایکڑ)

سال	پنجاب	سندھ	سرحد	بلوچستان	پاکستان
2001-02	150.86	322.69	92.32	331.10	**156.90**
2002-03	287.74	347.02	145.48	334.40	**283.74**
2003-04	248.30	365.98	152.72	335.30	**251.86**
2004-05	321.96	357.77	264.89	334.87	**321.30**
2005-06	171.97	360.59	207.75	335.56	**188.59**

ذرائع: وفاقی ادارہ شماریات حکومتِ پاکستان اسلام آباد

چنے کی مارکیٹنگ

زرعی اجناس کی پیداوار میں ایک خاص عنصر پایا جاتا ہے۔ فصل کی برداشت کے فوراً بعد منڈی میں اس کی رسد میں اضافہ ہونے سے اسکی قیمت فوری طور پر کم ہو جاتی ہے۔ چنے کی گزشتہ سالوں کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ کو مدِنظر رکھیں تو یہی بات سامنے آتی ہے۔ چنے کی نئی فصل کے آنے کے ساتھ ہی اسکی قیمت مارچ کے مہینہ میں کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

گندم

کسی بھی فصل کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں مثبت تبدیلی کیلئے منڈی میں اسکے پیداواری یونٹس اور فصل کی قیمت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اِمسال حکومت نے گندم کی پیداوار بڑھانے کیلئے دونوں عوامل کا نہایت بہتر استعمال کیا۔ اول گندم کی امدادی قیمت کو 415 روپے سے بڑھا کر 425 روپے فی من کیا گیا۔ دوم فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں پر 250 روپے فی بوری تک سبسڈی دی۔ فاسفورس کی کھاد گندم میں زائد اور صحت مند دانہ پیدا کرنے میں نہایت اہم ہے۔ مزید برآں بارشوں کی وجہ سے اِمسال گندم کی کاشت بروقت مکمل ہوگئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ گندم کی کل پیداوار گزشتہ سال کے مقابلہ میں 10.5 زیادہ حاصل ہوئی۔ گندم کی فصل پنجاب کی منڈیوں میں اپریل میں آنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث منڈی میں طلب کی نسبت رسد زیادہ ہونے سے قیمتیں کم ہو جاتی ہیں۔ درج ذیل گراف میں اِمسال اور گذشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

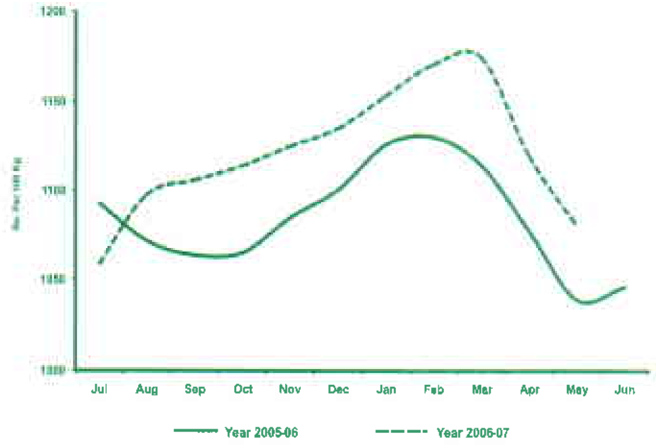

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مئی کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1080 روپے فی کوئنٹل رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ کی 1119 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 3.43 فیصد کم ہے۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ مئی کی قیمتوں کی نسبت 5 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ جس کی بنیادی وجہ گزشتہ سال سے گندم کی امدادی قیمت میں اضافہ ہے۔ جو 415 روپے سے بڑھا کر 425 روپے کر دی گئی ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی موجودہ گذشتہ ماہ، اور گذشتہ سال مئی کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مئی(2007) کی قیمتیں	اپریل(2007) کی قیمتیں	مئی(2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				اپریل(2007) کی قیمتیں	مئی (2006) کی قیمتیں
لاہور	1120	1135	1045	-1.32	7.18
فیصل آباد	1071	1141	1037	-6.13	3.28
سرگودھا	1083	1129	1028	-4.07	5.35
ملتان	1056	1111	1032	-4.95	2.33
گوجرانوالہ	1095	1125	1050	-2.67	4.29
اوکاڑہ	1064	1102	1010	-3.45	5.35
راولپنڈی	1098	1185	1052	-7.34	4.37
رحیم یار خان	1056	1022	1005	3.33	5.07
اوسط	1080	1119	1032	-3.43	4.65

مکئی

خوردنی اجناس میں گندم اور چاول کے بعد مکئی پاکستان کی سب سے اہم فصل ہے اور تقریباً ہر علاقہ میں کاشت کی جاتی ہے۔ اسکی فی ایکڑ پیداوار باقی فصلوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے اور کم دورانیہ (چار- ساڑھے چار ماہ) کی فصل ہونے کی بناء پر اِسے با آسانی دوسری فصلوں کے ہیر پھیر میں اور زائد فصل کے طور پر کاشت کیا جا سکتا ہے۔۔ صوبہ سرحد اور پنجاب مجموعی طور پر ملک میں مکئی کی پیداوار کا 99 فیصد پیدا کرتے ہیں۔ جبکہ صوبہ پنجاب کا حصہ 74 فیصد ہے۔ گذشتہ سالوں کے اعداد و شمار کے مطابق پنجاب کے حصے میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ جس کی بنیادی وجہ صوبہ پنجاب میں ترقی دادہ ہائبرڈ اقسام کی کاشت کے باعث اس کی فی ایکڑ پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہے۔ درج ذیل گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

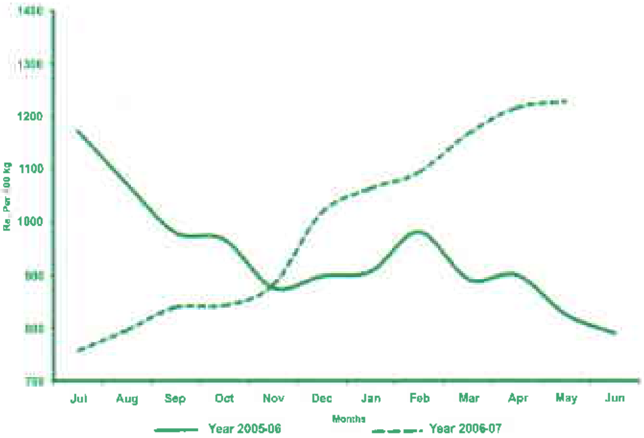

اپریل کی مکئی کی قیمت 1217 روپے تھی جو مئی میں بڑھ کر 1228 روپے فی کوئنٹل ہوگئی یہ گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں 0.84 فیصد زیادہ ہے۔ گذشتہ سال برڈ فلو کی وجہ سے مرغبانی کی صنعت بحران کا شکار تھی اور مکئی کی طلب میں کمی رہی اس سال طلب میں اضافہ ہونے کی وجہ سے قیمت میں اضافہ رہا اور گذشتہ سال کے مقابلہ میں قیمت میں اضافہ 47.53 فیصد ہے۔ ماہ جون میں بہاریہ فصل کی آمد تک مکئی کی قیمتوں میں اضافہ کا رجحان برقرار رہے گا۔ درج ذیل گوشوارے میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں قیمتوں کا گذشتہ سال کے مئی کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مئی (2007) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	مئی (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				اپریل (2007) کی قیمتیں	مئی (2006) کی قیمتیں
لاہور	1271	1277	875	-0.47	45.26
فیصل آباد	1264	1247	726	1.36	74.10
سرگودھا	1255	1266	821	-0.87	5286
ملتان	1230	1245	827	-1.20	48.73
گوجرانوالہ	1196	1133	1020	5.56	17.25
اوکاڑہ	1210	1158	732	4.49	65.30
راولپنڈی	1170	1195	824	-2.09	41.99
رحیم یار خان	1225	1218	832	0.57	47.24
اوسط	1228	1217	832	0.84	47.53

چاول سپر باسمتی

کرہ ارض پر جو زرعی اجناس بطور بنیادی خوراک استعمال ہوتی ہیں ان میں چاول سب سے زیادہ اہم ہے۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی ملکی پیداوار کا بڑا حصہ صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے اور یہ اپنی مخصوص خوشبو، اور منفرد ذائقہ کی بناء پر بین لاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی کل پیداوار کا تقریباً نصف حصہ عالمی منڈی میں برآمد کر دیا جاتا ہے تاکہ ملک کیلئے قیمتی زرمبادلہ حاصل کیا جا سکے۔ درج ذیل گراف میں رواں اور گذشتہ سال کے دوران باسمتی چاول کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے

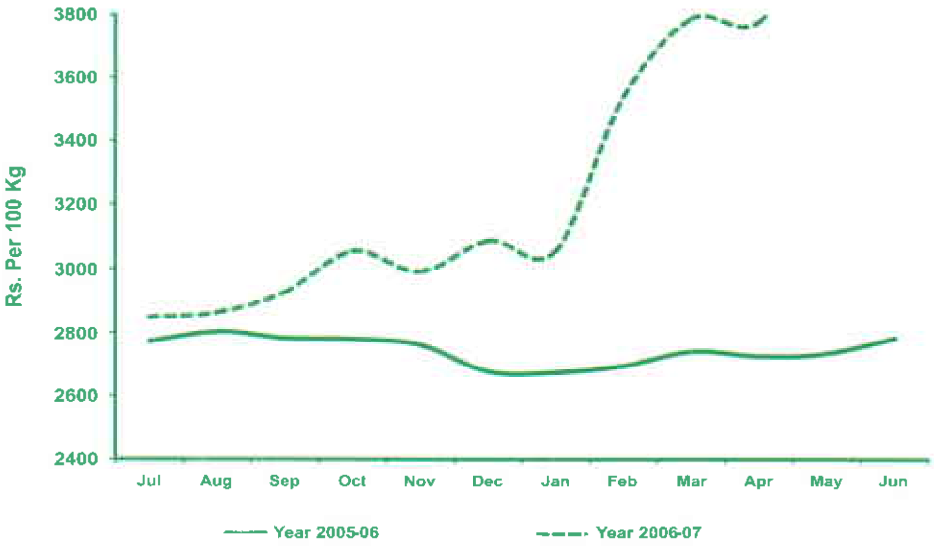

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مئی کے مہینہ میں گذشتہ ماہ کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا جبکہ اپریل کے مہینے میں اوسط قیمت 3773 روپے تھی جو مئی میں 4117 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ گذشتہ سال مئی کی قیمتوں سے یہ تقریباً 44.52 فیصد زیادہ ہیں۔ کیونکہ اس سال باسمتی چاول کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں کم ہے اور کافی مقدار برآمد ہونے کے باعث مقامی منڈی میں باسمتی چاول کی رسد کم رہی۔ طلب کے مقابلہ میں رسد کم ہونے کے باعث قیمتیں بڑھ گئیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

روپے فی کوئنٹل

منڈی	مئی (2007) کی قیمتیں	اپریل (2007) کی قیمتیں	مئی (2006) کی قیمتیں	اوسط تبدیلی (%)	
				اپریل (2007) کی قیمتیں	مئی (2006) کی قیمتیں
لاہور	4133	3763	2900	9.83	42.52
فیصل آباد	4138	3865	2715	7.06	52.41
سرگودھا	3719	3396	2437	9.51	52.61
ملتان	4200	3458	2814	21.46	49.25
گوجرانوالہ	3992	3762	2792	6.11	42.98
اوکاڑہ	4292	3925	2907	9.35	47.64
راولپنڈی	4242	4200	2925	1.00	45.03
رحیم یار خان	4220	3816	3300	10.59	27.88
اوسط	4117	3773	2849	9.11	44.52